ہے پابند احکام ہو اور تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوق عباد غضب کرنے والا نہ ہو۔"

انہی شرائط کی وجہ سے مخالف حضرات یہ اعتراض کرتے ہیں کہ احمدیوں نے ربوہ میں جنت اور دوزخ بنا رکھی ہے۔

ان شرائط مندرجہ میں ایک شرط یہ ہے کہ وہ 1/10 سے 1/3 تک اپنی آمدنی کا اور جائیداد سے احمدیت کے لیے ادا کرے جسے چندہ وصیت کہتے ہیں اور چندہ ادا کرنے والے مرد کو موصی اور عورت کو موصیہ کہا جاتا ہے جو شخص یہ چندہ ادا کرے اس پر چندہ عام لازم نہیں۔

چندہ جلسہ سالانہ

مرزا غلام احمد قادیانی نے 1891ء میں خدا تعالیٰ سے اذن پاکر جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی۔ گو بعض غاصبوں نے پاکستان میں اس مذہبی اور خالصتہ مذہبی اجتماع پر پابندی لگا کر ہماری مذہبی آزادی پر ڈاکہ مارنے کی کوشش کی ہے اور 1983ء میں تین لاکھ کے اجتماع سے گھبرا گئی مگر خدا تعالیٰ نے کئی 3 لاکھ کے اجتماعات کرانے کا زمہ اس طرح اٹھا لیا کہ اب ڈش انٹینا کے ذریعہ ہر جمعہ کو حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات ساری دنیا میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں اس کے علاوہ اب یہ جلسہ سالانہ تقریباً" 70 سے زائد ممالک میں ہرسال منعقد ہوتا ہے اس کے لیے چندہ کی اپیل خود بانی جماعت احمدیہ نے فرمائی۔ جو اب تک جاری ہے۔ جس کی شرح ماہانہ آمدن کا دسواں حصہ سال بھر میں ادا کرنا ہے۔

چندہ تحریک جدید

1934ء میں اس کی بنیاد جماعت کے دوسرے خلیفہ نے رکھی تھی۔ اس کے ذریعہ تمام دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کے نام کو بلند کرنا مقصود ہے۔ آج جماعت احمدیہ اسی مبارک تحریک کے تحت 148 ملکوں میں پھیل چکی ہے ہر احمدی کا اس تحریک میں چندہ ادا کرنا ضروری ہے جو کم سے کم 24 روپے سالانہ ہے۔ معیاری چندہ کے

Marfat.com

لیے تنخواہ کا پانچواں حصہ سال میں ادا کرنا ہوتا ہے چندہ دہندگان کے اعتبار سے اس تحریک کو چار دفاتر میں تقسیم کیا گیا ہے دفتر چہارم کا آغاز موجودہ امام حضرت خلیفہ المسیح الرابع نے 1985ء میں کیا۔ اس میں خصوصی چندہ دینے والوں کو معاونین خصوصی کہا جاتا ہے جو درج ذیل ہے۔

معاونین خصوصی صف اول 1000 روپے معاونین خصوصی صف دوم 500 روپے

چندہ وقف جدید

سیدنا حضرت مصلح موعود (قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ) نے 1957ء میں ہندوؤں کو عیسائی یلغار سے بچا کر دین حق میں لانے کے لیے اس تحریک کا اعلان فرمایا۔ 1975ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ (جو اس مبارک تحریک کے پہلے ممبر ہوئے تھے) نے اس تحریک کو ساری دنیا کے لیے وسیع کردیا۔ اس تحریک کا ایک اہم شعبہ دفتر اطفال ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کے بچے اور بچیاں چندہ ادا کرتے ہیں جو کم از کم 12 روپے سالانہ ہے اور یک صد روپیہ خصوصی چندہ ادا کرنے والا بچہ ننھا مجاہد کہلاتا ہے جبکہ 15 سال سے بڑے افراد کم سے کم شرح 24 روپے ادا کرتے ہیں اور 1000 اور 500 ادا کرنے والے مجاہد اول اور مجاہد صف دوم کہلاتے ہیں۔

تزکیہ اموال زکوٰۃ

تزکیہ اموال بھی انفاق فی سبیل اللہ کی ایک قسم ہے جو ہر اس مسلمان پر فرض ہے جو تزکیہ اموال کے نصاب کے تحت آتا ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاتا سکتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن قرار دیا ہے۔ تزکیہ اموال سے مال میں برکت پڑتی ہے اس کو بڑھاتی ہے اور آفات سے بچاتی ہے مرزا بشیرالدین محمود دوسرے خلیفہ فرماتے ہیں۔

"تیسری چیز جس پر خصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے اور جس کی طرف قرآن کریم میں بار بار توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ روپیہ بے شک کماؤ مگر جو کچھ کماؤ اس پر (تزکیہ اموال) ادا کرو۔۔۔۔۔ اگر کوئی شخص باقاعدگی سے (تزکیہ اموال) ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ دنیا کو دین کی خاطر کماتا ہے لیکن اگر کوئی

Marfat.com

محض (تزکیہ اموال) نہیں دیتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا محض دنیا کی خاطر کماتا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں۔"
(تفسیر کبیر)

چندہ الگ ہے اور تزکیہ اموال الگ

حضرت خلیفہ ثانی فرماتے ہیں۔

"تیسری چیز چندہ ہے جو دین کے جہاد کے لیے ہوتا ہے یہ جہاد خواہ تلوار سے ہو یا قلم اور کتب سے یہ بھی ضروری ہے کیونکہ (تزکیہ اموال) اور صدقہ تو غرباء کو دیا جاتا ہے اس سے کتابیں نہیں چھاپی جاسکتیں اور نہ وہ مبلغوں کو دیا جاسکتا ہے۔"
(ملائکہ اللہ)

تزکیہ اموال کا نصاب ساڑھے باون تولے چاندی یا اس کے برابر نقدی اور زیور ہے اور اس کا چالیسواں حصہ ادا کرنا ہوتا ہے اور ایک سال تک پڑی رقم پر ادائیگی فرض ہے اس زیور پر بھی اس کا نصاب لاگو ہوگا جو ایک سال تک پہنا نہ جائے یا تزکیہ اموال کے ڈر سے ایک دفعہ پہنے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عورتوں کو جو آپؐ کی خدمت میں کڑوں کے ساتھ حاضر ہوئیں وعید کرتے ہوئے فرمایا اگر زکوۃ ادا نہ کی تو خدا قیامت کے دن اس کے مقابل پر آگ کے کڑے پہنائے گا
(ترمذی)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ہر ایک جو (تزکیہ اموال) کے لائق ہے وہ (تزکیہ اموال) ادا کرے۔ (کشتی نوح)

ذیلی تنظیمیں

سیدنا حضرت بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نے تربیتی نقطہ نظر سے احباب و خواتین جماعت کو مختلف ذیلی تنظیموں میں تقسیم فرمایا۔ ان تنظیموں کے بارے میں یہ بات نوٹ فرمانے کے قابل ہے کہ یہ خالصتہ مذہبی اور دینی تنظیمیں ہیں جن کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں یہ تنظیمیں مختلف ادوار سے متعلقہ احباب و خواتین

Marfat.com

کی تعلیم و تربیت کی ذمہ دار ہیں اور ان کی اخلاقی' دینی' روحانی' ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتی رہتی ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا اپنی عمر کے اعتبار سے ان تنظیموں سے منسلک رہنا ضروری ہے۔ یہاں یہ امر بھی بیان کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ یہ تمام تنظیمیں مل کر جماعت کی ایک جنرل باڈی بنتی ہے اور یہ تنظیمیں ہر سطح پر جماعت کے نظام کے تابع کام کرتی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ

یہ احمدی مستورات کی روحانی تنظیم ہے اس کا قیام 1922ء میں عمل میں لایا گیا ہر پندرہ سال سے اوپر کی احمدی خاتون اس کی ممبر ہے آٹھ سے پندرہ سال کی احمدی لڑکیاں ناصرات الاحمدیہ کی ممبر ہوں گی جو لجنہ اماء اللہ تنظیم ہی کی ایک شاخ ہے۔ جہاں تین ممبرات موجود ہیں وہاں یہ تنظیم قائم کی جاتی ہے۔ اپنی اپنی جگہوں پر ممبرات مختلف دینی روحانی شعبوں مثلاً" خدمت خلق' اصلاح و ارشاد تعلیم و تربیت کے تحت کام کرتی ہیں۔

اس تنظیم کا اپنا چندہ "چندہ ممبری" کہلاتا ہے جو کم سے کم ایک روپیہ ماہانہ ہے۔ کمانے والی یا جائیداد رکھنے والی لجنات ایک روپیہ چندہ دیتی ہیں۔ جبکہ ناصرات کم از کم ایک روپیہ ماہوار چندہ ادا کرتی ہیں۔

مجلس انصاراللہ

یہ احمدی بزرگوں کی تنظیم ہے۔ 40 سال سے اوپر تمام مرد حضرات اس تنظیم کے ممبر ہیں۔

حضرت مصلح موعود (قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ) نے اس کی بنیاد رکھی اس تنظیم کے ممبر ناصر کہلاتے ہیں۔ اس تنظیم کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ 40 سال سے 52 سال تک کے انصار صف دوم اور 52 سال سے اوپر کے انصار صف اول میں شامل ہیں۔

اس میں بھی مالی نظام جاری ہے۔ اور ہر ناصر ہر سو روپیہ پر ایک روپیہ چندہ ادا کرتا ہے۔

Marfat.com

مجلس خدام الاحمدیہ

یہ احمدی نوجوانوں کی روحانی تنظیم ہے۔ جس کا قیام 1938ء کے اوائل میں عمل میں لایا گیا اس تنظیم میں پندرہ سے چالیس سال تک عمر کے ہر مبائع کا شامل ہونا لازمی ہے اس تنظیم کا ہر رکن خادم کہلاتا ہے اس تنظیم کا ماٹو یہ ہے "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی۔" مجلس خدام الاحمدیہ کی زیرنگرانی سات سے پندرہ سال تک کی عمر کے احمدی بچوں کی ایک الگ تنظیم مجلس اطفال الاحمدیہ کے نام سے قائم ہے جس کا ہر رکن طفل کہلاتا ہے۔

نوجوانوں کی ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے ان کے بھی کئی ایک شعبے ہیں جن میں تعلیم و تربیت' اصلاح و ارشاد' خدمت خلق' وقار عمل وغیرہ شامل ہیں۔

ہر خادم جو برسرروزگار ہے سو روپیہ پر ایک روپیہ چندہ ادا کرتا ہے جبکہ طلبہ سے 50 پیسے ماہوار چندہ مجلس وصول کیا جاتا ہے۔

مجلس اطفال الاحمدیہ اپنا چندہ الگ جمع کرتی ہے جس کی شرح ایک روپیہ ماہوار ہے۔

حوالہ جات ـــــــ قادیانیت کا سیلاب

1 مذہب و سیاست صفحہ 162

Marfat.com

8- قادیانیت اور ہماری حکمت عملی

قادیانیت' وطن عزیز میں سب سے زیادہ حساس موضوع ہے کہ جس پر لب کھولنے یا قلم اٹھانے سے قبل ہزار بار سوچنا پڑتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ گزشتہ نصف صدی کے دوران پاکستان میں مختلف مکاتب فکر کے پیروکاروں کے رویے کچھ اس طرح سے پروان چڑھے ہیں کہ جن میں کسی دوسرے کے نقطہ نظر کو برداشت کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ سیاست میں انتہا پسندی تو تھی ہی لیکن مذہب کی انتہا پسندی نے سیاسی انتہا پسندی کو مات کردیا ہے اور آج حالات اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ عقل کی بات کرنا اور دلائل سے کسی کو سمجھانا ناممکن کی حد تک مشکل ہوچکا ہے خصوصاً" لفظ قادیانی ایک ایسے اندھے کنوئیں کی حیثیت اختیار کرچکا ہے جس کے قریب سے گزرنے کی بھی جرات کوئی نہیں کرتا۔ مختلف مذہبی جماعتوں کے رہنما " صحراء" میں قادیانیت کے خلاف فتح کے پرچم لہراتے پھررہے ہیں اور اپنے تئیں سمجھتے ہیں کہ ہم نے قادیانیت کے فتنے کو قریب قریب ختم کردیا ہے۔

اخبارات میں بیانات اور جلسوں میں تقریروں کے حد تک جیسا کہ ہمارے علماء کرام بیان فرماتے ہیں فتنہ قادیانیت واقعتاً" ختم ہوچکا ہے اور قادیانیوں کو پاکستان مین پر مارنے کی بھی ہمت نہیں------ لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر آنے والا دن قادیانیت کو مزید عروج کی طرف لے کر جارہا ہے اور قادیانیوں کا حلقہ اثر روزبروز پھیلتا جارہا ہے۔ اس سلسلے میں مزید افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ہمارے مذہبی طبقے کا رویہ قادیانیت کے بارے میں منفی ہے۔ گزشتہ نصف صدی کے اس منفی رویے کا نتیجہ آج دنیا کے سامنے اس طرح آ موجود ہوا ہے کہ گزشتہ تین سال کے دوران ہی لاکھوں افراد نے قادیانیت قبول کی ہے اس کی تفصیل آپ گزشتہ باب میں

Marfat.com

پڑھ چکے ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ گزشتہ ایک صدی پر پھیلی ہوئی قادیانیت کو ختم کرنے کی کوششوں کا جائزہ لیا جانا چاہئے یا نہیں۔ ایک سو سال بعد اپنی حکمت عملی کا از سرنو جائزہ لینا چاہئے یا نہیں ——— قادیانیت ختم کرنے کی ہماری کوشش کامیاب رہیں یا قادیانی اپنے مذہب کی تبلیغ میں زیادہ کامیاب رہے۔ ان سوالوں کے جواب تلاش کرنا بالکل مشکل نہیں۔ صورتحال بالکل واضح ہے کہ قادیانی سینکڑوں سے ہزاروں ہوگئے' پھر ان کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی اور اب دنیا بھر میں قادیانیوں کی تعداد ڈیڑھ کروڑ تک جا پہنچی ہے۔ آیئے اپنی حکمت عملی اور قادیانیوں کی تبلیغ کے طریقہ کار کا جائزہ لیں اور اپنی پالیسی کی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے قادیانیت کے خاتمہ کے لئے نئی حکمت عملی اختیار کریں۔

حکمت عملی کی اہمیت

منزل اور مقصد کا تعین کرنے کے علاوہ اسے حاصل کرنے کے لئے اختیار کردہ طریقہ کار بھی بڑی اہمیت کا حامل معاملہ ہے۔ عین ممکن ہے کہ کوئی فرد اپنی منزل کا تو صحیح تعین کرلے لیکن اس کے پہنچنے کے لئے اس کا طریقہ کار صحیح نہ ہو ایسی صورت میں وہ اپنی منزل تک نہیں پہنچ سکے گا اور ناکامی اس کا مقدر بنے گی اس حوالے سے تاریخ میں ایسی متعدد مثالیں موجود ہیں کہ جب انفرادی طور پر بعض افراد نے اور اجتماعی طور پر بعض جماعتوں یا قوموں نے محض غلط حکمت عملی اختیار کرنے کی وجہ سے شکست کھائی اپنی قوت و طاقت کا انداز کرکے منزل تک پہنچنے کے لئے صحیح راستے کا انتخاب بہت ضروری ہے۔ زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ 1975ء میں مسلمان قوم کے رہنماؤں نے غلط اندازوں پر اختیار کی گئی غلط حکمت عملی کی وجہ سے انگریز کے مقابلے میں نہ صرف شکست کھائی بلکہ اس کا بہت زیادہ نقصان بھی اٹھایا۔ اس کے بعد ہماری قریبی تاریخ میں خاکسار تحریک اور جماعت اسلامی کو محض غلط حکمت عملی اختیار کرنے کی وجہ سے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ خاکسار تحریک کا جو حشر ہوا وہ سب کے سامنے ہے۔ رہی جماعت اسلامی تو ابتداء میں صحیح طریقہ کار اختیار کرنے کے

Marfat.com

باعث اس کی بنیادیں تو مضبوط ہو گئیں لیکن حکمت عملی کو تبدیل کرتے ہوئے جب جماعت کی قیادت نے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا تو وہ ختم ہو کر رہ گئی اور گزشتہ نصف صدی کے غلط حکمت عملی کا نتیجہ یہ ہے جماعت اسلامی اپنی افادیت تقریباً" کھو چکی ہے جس مقصد کے لئے اسے بنایا گیا تھا وہ اس سے بہت دور ہو چکی ہے۔

قادیانیت کے پھیلاؤ کے معاملے میں جہاں قادیانیوں کی حکمت عملی کو خاصا عمل دخل حاصل ہے وہاں اس کے مخالفین کی غلط حکمت عملی کا کردار بھی کچھ کم نہیں۔ آئیں دیکھتے ہیں کہ قادیانیوں نے کیا طریقہ کار اختیار کیا۔

قادیانی طریقہ کار

قادیانیت کے بانی اور اس کے بعد کے قادیانی رہنماؤں نے ہمیشہ ہر موقع پر ٹکراؤ کی پالیسی اختیار کرنے سے گریز کرتے ہوئے اپنے کام یعنی دعوت و تبلیغ پر توجہ دی ہے حکمت عملی کے حوالے سے یہی بات بنیادی نقطہ ہے جس پر قادیانیت کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے بعد ہمیں جو چیز قادیانی تحریک میں نمایاں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ قادیانی رہنماؤں نے حالات کے جبر سے مجبور ہو کر "شارٹ کٹ" نہیں اپنایا بلکہ وہ اذہان کی تبدیلی کے لئے ہی کوشش کرتے نظر آتے ہیں۔

قادیانیت کی ابتداء میں ہندوستان انگریزی حکومت کے تابع تھا اس وقت مسلمانوں کی دوسری تحریکوں نے انگریز حکمرانوں کے خلاف ٹکراؤ کی پالیسی اختیار کی نتیجتاً" وہ اس حوالے سے پیدا ہونے والے مسائل میں الجھ کر اپنی توانائیاں ضائع کرتے رہے اس عرصہ میں ایک سرسید احمد خان نظر آتے ہیں جنہوں نے حالات و واقعات کا تجزیہ کرکے انگریز سے مصالحت کی پالیسی اختیار کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں اپنے مقصد میں خاصی کامیابی حاصل ہوئی بانی قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اول روز سے ہی تشدد ٹکراؤ اور جذباتی نعروں سے گریز کیا اور صبح و شام اپنے افکار و نظریات کی تبلیغ میں جتے رہے مرزا غلام احمد کی وفات کے بعد قادیانیوں کے خلیفہ اول' دوم بھی اس پالیسی پر گامزن رہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قیام پاکستان سے قبل ہی قادیانی تحریک اس قابل ہو چکی تھی کہ اس نے اپنے مبلغین کو دوسرے ممالک میں بھیجنا شروع کردیا۔ فتاوی تکفیر سے بے نیاز قادیانی تحریک کے رہنماؤں نے اپنی

Marfat.com

تنظیم سازی پر توجہ دی' قادیانیت قبول کرنے والوں کی تحبیت کی اور اس مقصد کے لئے ادارے قائم کئے۔ رسائل و جرائد کا آغاز کیا۔ قرآن پاک کے تراجم کا کام شروع کیا۔ اپنے لٹریچر کو دوسری زبانوں میں منتقل کرکے اپنی تبلیغ کے دائرہ اثر کو بڑھایا۔ قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیرالدین محمود احمد جو ایک طویل مدت (اکیاون برس) تک خلافت کے عہدے پر فائز رہے نے اپنے دور میں بے پناہ کام کیا۔ انہوں نے قادیانی تحریک کے اندر کئی ذیلی تنظیمیں قائم کیں۔ اور قادیانیت کو ایک مضبوط تنظیمی ڈھانچہ فراہم کیا۔ یہ سب کچھ صرف اسی لئے ہی ممکن ہوسکا کہ قادیانی قیادت نے کسی بھی موقع پر اپنی توجہ تشدد کی طرف مائل نہیں ہونے دی۔ قادیانی قیادت نے بانی جماعت اسلامی مولانا مودودی کی طرح اپنے قوت کا غلط اندازہ کرکے حکمت عملی تبدیل نہیں کی۔ مشکل ترین حالات میں بھی قادیانی تحریک کے رہنماؤں نے اپنے پیروکاروں کو ہمارے علمائے کرام کی طرح غلط راستے پر نہیں ڈالا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ وہ اپنے غلبے کے لئے جلد بازی کا شکار نہیں ہوئے اور نہ ہی اس جلد بازی کا سایہ انہوں نے اپنے پیروکاروں پر پڑنے دیا ہے۔ چنانچہ مرزا بشیرالدین محمود احمد لکھتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ زمانہ جلد آئے گا جب دنیا میں چاروں طرف احمدیت ہی احمدیت ہوگی۔ بے شک وہ زمانہ بظاہر دور نظر آتا ہے لیکن کئی کام ہوتے ہیں جو انسان کی نظر میں تو عجیب ہوتے ہیں لیکن اللہ کی نظر میں عجیب نہیں ہوتے۔"(۱)

مزید کہتے ہیں۔

"اپنے ہاتھوں میں اسلام کے جھنڈے لے کر باہر نکل جاؤ اور جس طرح پہلے زمانہ میں مسلمانوں نے اسلام کے جھنڈے دنیا کے ہر کونہ میں لہرا دیئے تھے اس طرح تم بھی اسلام کے جھنڈے تمام دنیا میں لہرا دو۔"(۲)

قادیانیوں کے موجودہ امام مرزا طاہر احمد نے بھی اپنے پیروکاروں کو یہ نہیں کہا کہ چند سال کے اندر اندر انہیں غلبہ حاصل ہونے والا ہے بلکہ ایک اور انداز میں اپنے پیروکاروں کو یہ نصیحت کی۔

"امن قائم کرنے والا اقتدار حاصل کرنے کا انتظار نہیں کرتا۔ آج ہم اپنی کوشش کرکے دنیا میں قیام امن کے لئے کام کررہے ہیں مجھے خوف ہے کہ اقتدار ملنے

Marfat.com

کے بعد شاید ہم اس خصوصیت کے حامل نہ رہ سکیں گے۔ تاہم بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک ہزار سال تک جماعت احمدیہ کے امن کے دور کے خبر دی ہے۔ اس کے بعد حالات بدلیں گے اور ساری دنیا کرپٹ ہو جائے گی۔ تب شاید وہ وقت ہوگا جب اللہ تعالیٰ ساری دنیا کی صف لپیٹ دے گا۔ میرا یقین ہے کہ آئندہ سو سال کے اندر اندر احمدیت دنیا بھر میں پھیل چکی ہوگی۔" (۳)

(الفضل 6 اپریل 94ء)

قادیانی قیادت نے تمام تر مشکلات کے باوجود اپنے لوگوں کے باوجود اپنے لوگوں کو جذباتی تقریریں کرکے مشتعل نہیں کیا بلکہ کچھ دوسری طرح کی نصیحتیں ہی کرتے رہے۔ چنانچہ 3 اگست 90ء خطبہ جمعہ کے اختتام پر مرزا طاہر احمد کہتے ہیں۔

"جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میری نصیحت یہ ہے کہ خواہ وہ آپ کو اپنا بھائی شمار کریں یا نہ کریں آپ امت محمدیہ کی مدد کرتے چلے جائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اس تعلیم کو کبھی فراموش نہ کریں کہ

اے میرے دل تو ہمیشہ اس بات کا دھیان رکھنا' ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا کہ یہ تیرے دشمن یعنی مسلمانوں میں سے جو تیری دشمنی کررہے ہیں' آخر تیرے محبوب رسول ﷺ کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں پس تو اس محبوب رسول ﷺ کی محبت کی خاطر ہمیشہ اس سے بھلائی کا سلوک کرتا چلا جا خدا تعالیٰ نے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

17 گست 90ء کے خطبہ جمعہ میں مرزا طاہر احمد نے کہا

"اگر ان عاجزانہ' غریبانہ نصیحتوں پر عمل کریں گے تو بلاشبہ کامیاب اور کامران ہوں گے۔ دنیا میں بھی کامران ہوں گے اور آخرت میں بھی سرفراز ہوں گے لیکن اگر خدانخواستہ انہوں نے اپنے عارضی مفادات کی غلامی میں اسلامی کے مفادات کو پرے پھینک دیا اور اسلامی تعلیم کی پروا نہ کی تو پھر دنیا کی کوئی طاقت ان کو دنیا اور خدا کے غضب سے بچا نہ سکے گی۔ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کی طرف سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی کرے اور ہمارے دل کو فرحت نصیب فرمائے اور ہماری تمام بے قراریاں اور کرب دور فرمائے جن میں آج مجھے یقین ہے کہ ہر احمد کا دل مبتلا ہے۔"

24 اگست کے خطبہ جمعہ میں مرزا طاہر احمد نے کہا

Marfat.com

"قرآن کریم جب تقویٰ پر زور دیتا ہے تو ایسے تقویٰ پر زور دیتا ہے جس سے فراست پیدا ہوتی ہے جس سے مومن خدا کے نور سے دیکھنے لگتا ہے اور عقل کل اور تقویٰ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں ہر چالاکی جو تقویٰ سے عاری ہوگی۔ وہ لازماً ناکامی پر منتج ہوگی اسے چالاکی کہہ سکتے ہیں عقل کل نہیں کہہ سکتے پس آج دنیا خواہ مشرق کی ہو یا مغرب کی عقل کل سے عاری ہے کیونکہ وہ تقویٰ سے عاری ہے اور تقویٰ کی امین اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت' اے مسیح موعود کی جماعت تمہیں بنایا گیا ہے۔ پس اس امانت کا حق ادا کرو اور جب تک تم اس امانت کے امین بنے رہوگے خدا تمہیں غلبہ عطا فرمائے گا اور ناممکن کو تم ممکنات بنا کر دکھاتے چلے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

حکمت عملی کے حوالے سے ہی مرزا طاہر احمد کا 9 نومبر 90ء کا خطبہ جمعہ کا اقتباس ملاحظہ فرمایئے۔

"گزند پہنچیں گے' تکلیفیں پہنچیں گی' قرآن فرماتا ہے کہ ایسا ہوگا روحانی اور جذباتی طور پر تم کئی قسم کی اذیتیں پاؤ گے لیکن اگر تم ثابت قدم رہو اور اگر محمدؐ کے اس جواب پر ہمیشہ پوری وفا اور توکل کے ساتھ چمٹے رہو کہ اے اللہ تلوار اٹھانے والے دشمن جس طرح کل میرے خدا نے خدا والوں کو تیری تلوار سے نجات بخشی تھی اور اپنی حفاظت میں رکھا تھا آج بھی وہی زندہ خدا ہے اس کی جبروت کی قسم کھا کر ہم کہتے ہیں کہ وہی خدا آج بھی ہمیں تمہارے ظلم و ستم سے بچائے گا پس اگر آپ کو ان دعاوی سے تکلیف ہے تو مجھے احمدیوں کے اس ردعمل سے تکلیف پہنچی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ نعوذباللہ من ذالک یہ تلوار اب ان ہاتھوں میں آئی کہ جو ضرور احمدیت کا سرکاٹ کے رہیں گے۔ خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا ہمیشہ ان ظالموں کی مخالفت نے احمدیت کی ترقی کے سامان پیدا کئے ہیں نئے راستے کھولے ہیں کہ ہر لمحہ اس کی چھاتی پر سانپ لوٹتے رہے مگر احمدیت کی ترقی کو وہ دنیا میں روک نہیں سکا۔ اور آخر انتہائی ذلت کے ساتھ نامراد اور ناکام اس دنیا سے رخصت ہوا پس تلواروں کے بدلنے سے تمہارے ایمان کیسے بدل سکتے ہیں اپنے ایمانوں کی حفاظت کرو اور ثابت قدمی دکھاؤ اور اللہ پر توکل رکھو اور یقین کرو کہ وہ خدا جس نے یہ وعدہ کیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے وہ خدا اور اس کے رسول ضرور

Marfat.com

غالب رہیں گے۔ ضرور غالب رہیں گے اور ضرور غالب رہیں گے۔"

یہ ہے قادیانیوں کی حکمت عملی اور ان کے کام کا طریقہ کار جس کی مثالیں ہم سب اپنے گردوپیش سے ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔ پاکستان بھر میں یہ بات بھی مشاہدے میں آئی ہے کہ جب کہیں کسی قادیانی کو قتل یا اس پر تشدد کیا جاتا ہے تو اس کی طرف سے ایف آئی آر تک درج نہیں کروائی جاتی جب کسی جگہ قادیانیوں کے کسی کام میں رکاوٹ پیدا کی جاتی ہے تو وہ فوراً" ازخود ہی اس کام کو چھوڑ کر کسی دوسری طرف چل نکلتے ہیں لیکن اپنی توانائیاں ضائع نہیں کرتے اس کے مقابلے میں ان کی تمام تر توجہ اپنی تبلیغ پر مرکوز ہے۔ قادیانی مبلغین تو خیر 24 گھنٹے ہی اس کام میں صرف کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگیاں وقف کررکھی ہیں لیکن عام قادیانی بھی اس معاملے میں سستی نہیں برتتے۔ چندہ دینے کا معاملہ ہو یا کوئی اور تنظیمی کام ہر قادیانی ہر لحہ اس کے لئے تیار ہے۔ یہی پرجوش لوگ' یہی طاقتور لوگ جب ایسے حالات دیکھتے ہیں جہاں ٹکراؤ کا خدشہ ہو تو اس سے گریز کرکے اپنی طاقت کو محفوظ کرلیتے ہیں اور اس طاقت کو دوسری طرف صرف کرکے اس کا پھل کھاتے اور خوش ہوتے ہیں۔

ہمارا طرز عمل

قادیانیوں کے اس طریقہ کار کے مقابلے میں ہمارا طرز عمل بالکل مختلف رہا ہے مختلف ہونے میں تو شاید کوئی مضائقہ نہ ہوتا لیکن مسئلہ یہ بنا کہ ہم نے اپنے اس طرز عمل کو کسی ٹھوس بنیاد پر کھڑا نہ کیا بلکہ ہر دور میں ہماری قیادت نے محض وقتی اور سطحی طریق سے مسئلہ قادیانیت کو حل کرنے کی کوشش کی۔

قادیانیت کے آغاز میں مرزا غلام احمد قادیانی کے وقت متعدد علماء کرام نے اس مسئلہ سے صرف نظر کیا۔ اس حد تک کہ بیشتر علماء نے قادیانی مسئلہ پر اظہار خیال تک بھی زحمت گوارا نہیں کی۔ اس کے علاوہ علماء کے ایک محدود طبقہ نے مرزا غلام احمد کے خلاف کفر کے فتوے حاصل کئے اور جلسہ جلوس کی حد تک مرزا غلام احمد کو اتنا تنگ کیا کہ اکثر و بیشتر میدان سے بھاگ گئے۔ غلطی یہ ہوئی کہ ان علماء نے ان وقتی کامیابیوں کو مستقل سمجھ کر دلائل کے میدان میں قادیانیت کا کوئی توڑ نہیں کیا۔ انہی صفحات میں "قادیانی کشمکش" کے باب میں آپ یہ حالات ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ

مرزا غلام احمد بعض علماء کے مقابلے میں آنے سے گریز کرتے رہے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری اور پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی مثالیں اس سلسلے میں پیش کی جاسکتی ہیں اس سے بعد کے دور میں قادیانی قیادت کی اپنی تنظیم سازی دلائل کی تلاش اور نظریات کے فروغ کے لئے کوشاں رہی لیکن ہماری قیادت جو اب مجلس احرار کی شکل میں سامنے آچکی تھی نے قادیانیت کے جواب صرف جلسہ ہائے عام میں ہی دینا ضروری سمجھا اس سلسلے میں اگر کسی نے قادیانیت پر کام کیا بھی تو وہ اس قدر کم تھا قادیانیوں کے کام کے مقابلے میں اس کی کوئی حیثیت نہ رہی۔ ہم اپنی قیادت کے کام کے طریقہ کار کا اندازہ لگانے کے لئے طوالت سے بچنے کی خاطر صرف ایک ہی مثال سے اکتفا کرتے ہیں۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری فرماتے ہیں۔

"مرزا کے جانشین موسیو محمود سے کہو کہ فیصلہ آج ہی ہو جاتا ہے تم اپنے باپ کی خانہ ساز نبوت لے کر آؤ میں نانا صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا علم لہراتا ہوا آؤں گا تم اپنے ابا کی عبادت کے مطابق یا قوتیاں کھاؤ اور پلوھر کی ٹانک وائن پی کر آؤ میں اپنے نانا کی سنت کے مطابق جو کے ستو کھاکر آؤں گا تم جریدہ ہزہنال پہن کر آؤ میں اپنے نانا کے مطابق موٹا چھوٹا پہن کر آؤں گا

ہمیں میدان ہمیں چوگاں ہمیں گو

آؤ اور اپنے باپ کو صحیح العقل انسان تو ثابت کرو دکھاؤ۔ مناظرہ میرا تمہارا اس بات پر ہے اور یہ فیصلہ مناظر ہوگا میں ملت اسلامیہ کا نمائندہ ہوں تم میدان میں اترو لکھنؤ' دہلی یا تمہارے مرتد قادیان میں کہیں بھی جہاں تم چاہو۔

نبوت کے ڈاکو! تم میں اتنی ہمت کہاں کہ تم بخاری کے مقابلہ میں آؤ ہمارے مقابلے میں جو بھی آیا ہم نے اسے پچھاڑا ہے تم انگریز کے ذلہ خوار ہو اور میں ابن حیدر کرارؓ حیدرؓ نے یہودیوں کے مرکز خیبر کو اکھاڑا اور میں مرزائیت کے مرکز تمہارے قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا۔"

خطابت کے لحاظ سے یہ بہترین اور مسحور کردینے والی تقریر ہے۔ اس طرز کی تقریر کرنے والا شخص یقیناً کسی بھی ہجوم کو مشتعل کرکے کسی بھی طرف چڑھائی کرسکتا ہے لیکن اگر چڑھائی کرنے سے نظریات کو دبایا جاسکتا ہوتا تو کفار مکہ اسلامی نظریات کو کبھی بھی اٹھنے نہ دیتے روس میں کبھی بھی کمیونسٹ انقلاب برپا نہ ہوتا اور شاہ ایران

کسی صورت میں امام خمینی کو برداشت نہ کرتے۔ ہمارے امیر شریعت جلسہ عام میں مسحور کن تقاریر کرکے داد و تحسین وصول کرتے رہے لیکن "موسیو محمود" اپنے نظریات کو پھیلانے کی طرف متوجہ رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا بشیر الدین محمود کے دور میں قادیانیت کا پھیلاؤ بہت زیادہ ہوا انہوں نے اپنی جماعت کو مضبوط تنظیمی بنیادیں فراہم کیں چنانچہ آج مجلس احرار کا کہیں وجود نہیں ہے جبکہ جماعت احمدیہ پہلے سے زیادہ طاقتور شکل میں دنیا کے سامنے موجود ہے۔

ہمارے علماء کرام کی یہی سطحی پالیسی اس کے بعد بھی قائم رہی اور قائم ہے وہ قادیانیوں کے خلاف الزامات لگاتے رہے جلسے منعقد کرتے رہے اور جلوس نکالتے رہے اس سے آگے بڑھ کر وہ قادیانیوں کو کافر قرار دینے کا مطالبہ کرتے رہے انہی حالات میں 53ء میں تحریک چل پڑی عدالتی کمیشن نے اس تحریک کو فسادات کا نام دیا اور عدالتی رپورٹ تمام کی تمام قادیانیوں کے حق میں گئی۔ ہمارے علماء کرام میں سے کسی نے بھی سرسید کے راستے پر چلتے ہوئے حالات کی نزاکت کو نہ سمجھا اور حکمت عملی تبدیل کرنے کے بارے میں آواز بلند نہ کی۔ وقت گزرتا چلا گیا قادیانیت کے خلاف نعرے لگتے رہے۔ اور آوازے بلند ہوتے رہے لیکن کسی نے بھی قادیانی لٹریچر کا جواب تیار کرنے کے لئے تحقیق نہ کی۔ ان کے دلائل کا توڑ نہ کیا——— شاید اس لئے کہ یہ مشکل کام تھا۔ یہ سلسلہ چلتے چلتے 74ء تک آپہنچا قادیانیوں کو کافر قرار دے کر 90 سالہ مسئلہ حل کرلیا گیا لیکن مسئلہ حل نہ ہوا پھر انہی علماء نے قادیانیوں سے شکوہ شروع کردیا کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور تبلیغ کیوں کرتے ہیں اس کے بعد دوسرے مطالبات شروع ہوگئے جس کے نتیجے میں قادیانیوں پر مزید پابندیاں امتناع قادیانیت آرڈیننس کی شکل میں عائد کردی گئیں۔ لیکن مسئلہ حل نہ ہوا' قادیانیوں نے ان پابندیوں کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔ نتیجتاً ان پر مقدمات بنتے رہے اور انہیں سزائیں ملتی رہیں۔ گزشتہ دس سال کے دوران 722 قادیانیوں کے خلاف کلمہ طیبہ پڑھنے یا بیج لگانے کے الزام میں مقدمات درج ہوئے۔ اذان دینے کے الزام میں 376 قادیانیوں پر مقدمات درج ہوئے اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے کے الزام 99 قادیانیوں کے خلاف مقدمات درج کرائے گئے۔ اسی طرح مختلف نوعیت کے الزامات کے تحت 501 قادیانیوں کے خلاف 100 مقدمات درج ہوئے 131 قادیانیوں

Marfat.com

پر توہین رسالت کا الزام عائد کیا یا۔ اس کے علاوہ 128 قادیانیوں کو ملازمت سے فارغ کیا گیا 50 قادیانیوں پر قاتلانہ حملے ہوئے 32 قادیانیوں کو قتل کیا گیا اس عرصہ کے دوران قادیانیوں کی 66 عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ ہٹایا گیا۔ 9 عبادت گاہوں کو مسمار کردیا گیا۔ 11 عبادت گاہوں کو سیل کردیا گیا 7 کو آگ لگائی گئی اور 13 عبادت گاہیں تعمیر کرنے سے روکا گیا۔

یہ پابندیاں اور مقدمات جو درحقیقت قادیانیت کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے کئے تھے قادیانیت کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے۔ اس صورتحال نے قادیانیت کے لئے مہمیز کا کام کیا اور وہ مزید پھیل گئی۔ قادیانی دنیابھر میں پھیل گئے۔ ان کی تبلیغی سرگرمیاں مزید تیز ہوگئیں یہ پابندیاں مسئلہ کو حل کرنے کے لئے عائد کی گئیں تھیں مسئلہ کو حل نہ کرسکیں مسئلہ قادیانیت جوں کا توں موجود ہے۔

اب کیا کیا جائے ——— یہ سوال یہ بہت بڑا سوال آج پھر ہمارے سامنے موجود ہے آیئے اس کا جواب ماضی سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

تاریخ کا سبق

تاریخ عالم میں آج تک کوئی مثال ایسی نہیں ملتی کہ جب نظریات کو قوت کے زور پر دبا دیا گیا ہو۔ نظریات جو بھی ہوں۔ جیسے بھی ہوں ان کو طاقت کے ذریعے ختم نہیں کیا جاسکتا یہی وجہ ہے کہ تاریخ میں ایسا بھی ہوا کہ کوئی ایک شخص نظریاتی پرچم لے کر اٹھا' تنہا' ایک فرد بھی اس کے ساتھ نہیں تھا دلائل کی قوت سے وہ لوگوں کو قائل کرتا گیا' لوگ ملتے گئے' قافلہ بنتا گیا' اسی بنیاد پر بڑی بڑی جماعتیں قائم ہوئیں۔ دنیا میں انقلابات برپا ہوئے اور ایسا بھی ہوا کہ تاریخ کا رخ ہی موڑ دیا گیا۔ حضرت ابراہیم' موسیٰ' عیسیٰ اور خود سرکار دو عالم رحمتہ العالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا۔ ان کی مخالفت ہوئی یا یہ سب لوگ پہلے دن سے سینکڑوں ہزاروں افراد کی حمایت کے ساتھ میدان میں آئے تھے نہیں انہوں نے تنہا آغاز لیا' اوردلائل کی قوت سے دنیا میں انقلاب برپا کیا ——— دنیا کی کوئی طاقت ان نبیوں کو روک سکی نہ ان کے نظریات کا خاتمہ کرسکی۔ خود پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ کی زندگی اس بات کا مکمل ثبوت ہے کہ ہتھیاروں کی قوت یا کسی بھی قسم کے دوسرے حربے نظریات کا راستہ نہیں

Marfat.com

روک سکتے۔

اس کے بعد پھر ہم کیوں بزور قوت قادیانیت کا راستہ روکنے کی کوشش کررہے ہیں ہم قادیانیوں کو طاقت کے بل بوتے پر کیوں ختم کرنا چاہتے ہیں جبکہ ہم جانتے ہیں اور تجربہ کے بعد آزما چکے ہیں طاقت کے ذریعے ایسا ہونا ناممکن ہے۔

ہماری حکمت عملی کیا ہونی چاہئے؟

ہمارے علماء کرام کو تنہا یا متحد ہوکر سب سے پہلے ان بنیادوں کو تلاش کرنا چاہئے جس کے اوپر یہ عمارت کھڑی ہے اس کے بعد وہ بنیادیں ختم کرنے کے لئے دلائل کے ہتھیاروں کو اکٹھا کرنا چاہئے اور پھر قادیانیوں کو [illegible] اجتماعی اور انفرادی طور پر تبلیغ کے ذریعے راہ راست پر لانے کی کوشش کی جانی چاہئے۔ یہی مسئلہ قادیانیت کا واحد حل ہے۔ جس کے لئے علماء وقت کو سنجیدگی کے ساتھ کوشش کرنی چاہئے۔ وگرنہ قادیانیت کے خاتمہ کا ہمارا خواب کبھی بھی پورا نہیں ہوسکے گا۔

Marfat.com

حوالہ جات _ قادیانیت اور ہماری حکمت عملی

1 الفضل 25 اپریل 85ء

2 الفضل 29 اپریل 58ء

3 الفضل 6 اپریل 94ء

Marfat.com

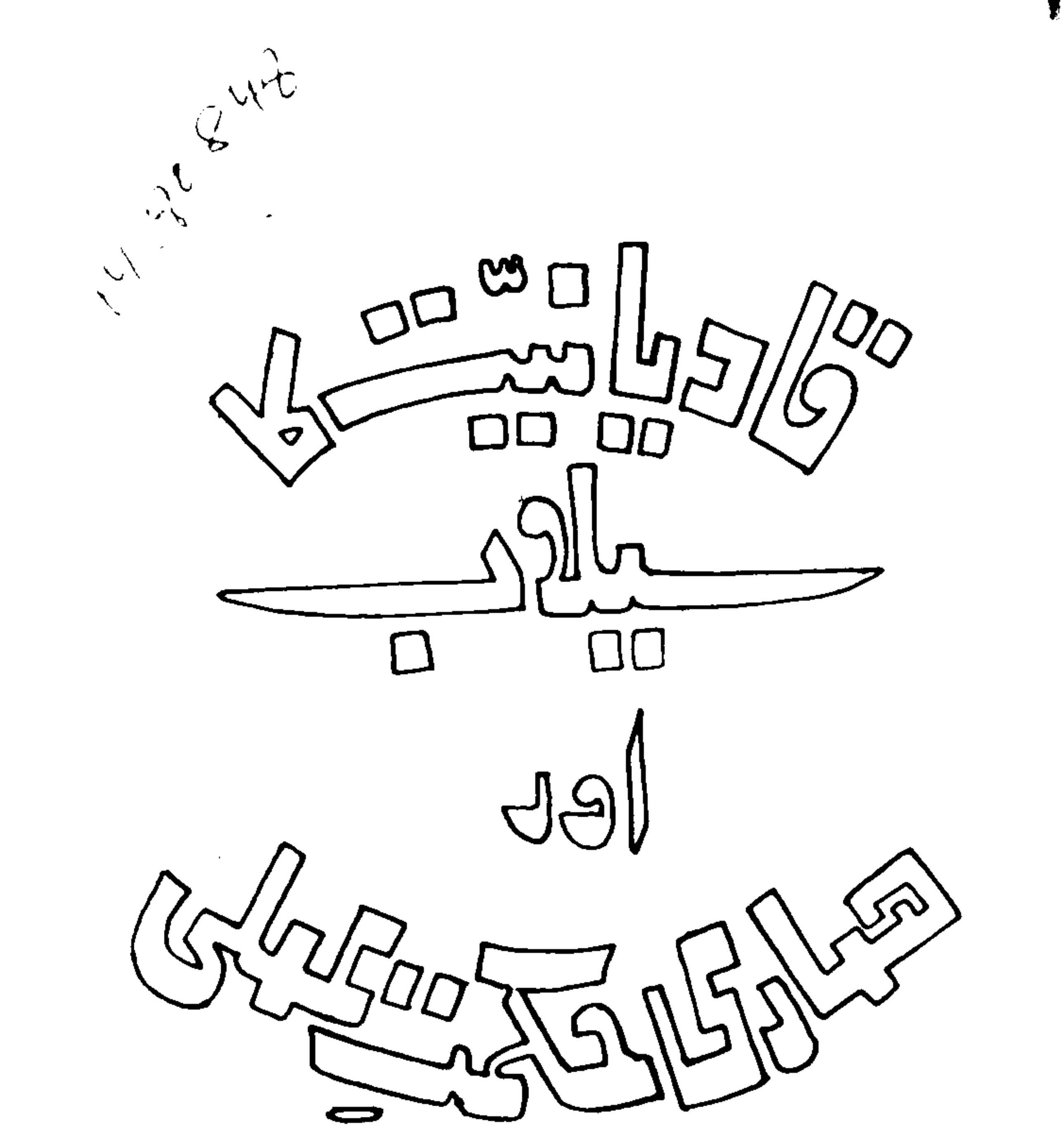
قادیانی اور
قادیانی
اسرار و رموز

Marfat.com